جوابات : شیخ مقبول احمد سلفی (حفظہ اللہ)

داعی اسلامک دعوۃ سنٹر، طائف (سعودی عرب)

Maqubool Ahmed   Maquboolahmad.blogspot.com

SheikhMaquboolAhmedFatawa   islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi   00966531437827

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

کروناوائرس سے متعلق مسائل اوران کاشرعی حل

جوابات از شیخ مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ(طائف) سعودی عرب

ایک وباکی وجہ سے پوری دنیامیں خوف کاماحول بناہواہے،لاکھوں لوگ اس کی لپیٹ میں ہیں اورہزاروں کی موت بھی واقع ہوچکی ہے،روزبروزاموات کاسلسلہ جاری ہے اوروائرس کی خطرناکی مزید بڑھنے کاامکان ہے۔ایسے میں ہرملک احتیاطی تدابیر اپنارہاہے، مسلمان ممالک اور مسلمانوں کے لئے بھی اس مرض کی وجہ سے معاملات سے لیکرعبادات تک میں کئی قسم کے مسائل پیداہوگئے ہیں،ان میں سے افادہ عام کے لئے چندمسائل کاشرعی حل آپ کی خدمت میں پیش کررہاہوں۔

سوال(1): یہ کروناوائرس کیاہے،عذاب ہے،بیماری ہے یاپھرگناہوں کی سزاہے؟

جواب:کروناوائرس کوہوبہوطاعون نہیں کہاجائے گامگرطاعون کی طرح یہ بھی ایک قسم کاوبائی مرض ہے جومیل جول سے ایک دوسرے میں سرایت کرتاہے۔طاعون کی حدیث مدنظررکھنے سے معلوم ہوتاہے کہ کروناوائرس بھی طاعون کی طرح ایک قسم کاعذاب ہے اورعذاب گناہوں کی سزاہی ہوتی ہے لیکن حقیقی مومنوں کے حق میں رحمت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ وہ بیان کرتی ہیں:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ

يَشَاءُ ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ.(صحيح البخاري:3474)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے، اللہ تعالی جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اللہ تعالی نے اس کو مومنوں کے لیے رحمت بنادیا ہے۔ اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون پھیل جائے اور وہ صبر کے ساتھ اللہ کی رحمت سے امید لگائے ہوئے وہیں ٹھہرا رہے کہ ہوگا وہی جو اللہ تعالی نے قسمت میں لکھا ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

اس دور کے مسلمان اکثر گمراہ اور کمزور ایمان والے ہیں اس لئے یہ بھی ممکن ہے کہ شرک وبدعت میں ملوث لوگوں، حرام کاروبار کرنے والوں، بے حیائی کا ارتکاب کرنے والوں اور گمراہ لوگوں کے حق میں تنبیہ وسزا ہو۔

سوال(2): وبائی مرض کے خوف سے ترک جماعت اور گھروں میں نماز پڑھنے کا حکم کیا ہے؟

جواب: متعدد احادیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ شدید بارش یا تیز آندھی وطوفان کی وجہ سے لوگوں کو اپنے گھروں میں نماز کا حکم دیا جاسکتا ہے چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور برسات کی رات میں اذان دی، پھر یوں پکار کر کہہ دیا «ألا صلوا في الرحال» کہ لوگو! اپنی قیام گاہوں پر ہی نماز پڑھ لو پھر فرمایا:

إِنَّ رَسولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ كانَ يَأْمُرُ المُؤَذِّنَ إذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ ومَطَرٍ،

يقولُ: أَلَا صَلُّوا في الرِّحَالِ(صحيح البخاري:666)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی و بارش کی راتوں میں مؤذن کو حکم دیتے تھے کہ وہ اعلان کردے کہ لوگو اپنی قیام گاہوں پر ہی نماز پڑھ لو۔

جب محض جسمانی مشقت کی وجہ سے شریعت ہمیں شدید بارش کے وقت گھروں میں نماز ادا کرنے کی اجازت دیتی ہے تو جہاں جان کا خطرہ ہو وہاں گھروں میں نماز ادا کرنا بدرجہ اولی جائز ہوگا۔ نیز وہ تمام احادیث بھی دلیل ہیں جن میں نقصان سے بچنے اور جان کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے۔ بڑی آسانی سے یہ بات سمجھ سکتے ہیں کہ جان بچانے کی غرض سے خنزیر کا گوشت کھانا جائز ہے تو کرونا وائرس کے خوف سے جس میں جان کا جانے کا خدشہ ہے کیوں نہیں گھر میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟
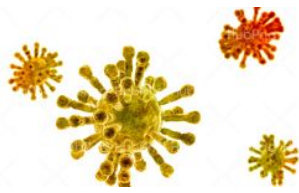
سوال(3):قرآن کی روشنی میں کیا مساجد بند کرنے والا ظالم نہیں قرار پائے گا؟

جواب: بطور ضرورت و مصلحت مساجد بند کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ خانہ کعبہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے بند ہے جبکہ اس میں خود آپ ﷺ نے نماز ادا کی ہیں۔ہر مسلمان اس میں نماز پڑھنے کی خواہش رکھتا ہے مگر فتنہ کے سبب اس کا دروازہ بند کردیا گیا ہے اور وہ روئے زمین کی سب سے عظیم اور اول مسجد ہے۔ اسی طرح دنیا کی تمام مساجد نماز کے بعد غیر اوقات میں بند رکھی جاتیں ہیں ۔سورہ بقرہ آیت 114 میں اللہ کے ذکر سے روکنے اور مسجد کو خراب و برباد کرنے والے سے مراد یا تو عیسائی ہیں جنہوں نے یہودیوں کو بیت المقدس میں نماز سے روکا اور مسجد کو نقصان پہنچایا یا مشرکین مکہ ہیں جو مسلمانوں کو خانہ کعبہ میں عبادت سے روکتے۔ اس سے وہ لوگ بھی مراد ہو سکتے ہیں جو مسجد میں عبادت سے روکتے ہیں اور مسجد کو ڈھانے اور نقصان پہنچانے کا کام کرتے ہیں لیکن وقتی طور پر ضرورت و مصلحت کے تئیں مساجد بند کرنے والا ہرگز ظالم نہیں ہے۔
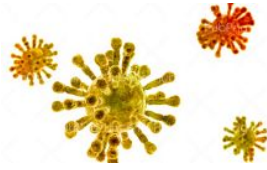
سوال(4):اہل خانہ مل کر گھر میں جمعہ کی نماز ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: گھر میں جمعہ کی نماز نہیں ہو گی کیونکہ شریعت میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے، شریعت کئی مواقع سے اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ اگر جمعہ کے دن کسی عذر کی وجہ سے نماز جمعہ ادا نہ کر سکیں تو اس کے بدلے ظہر کی نماز ادا کر لیں۔ آج کل کرونا وائرس کی وجہ سے اکثر ممالک میں مساجد میں باجماعت نماز پڑھنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ اس حال میں پنج وقتہ نمازیں گھر میں ادا کرنی ہیں اور جمعہ کے دن گھر میں نماز جمعہ نہیں پڑھنی ہے بلکہ ظہر کی نماز ادا کرنی ہے اور اہل خانہ ایک ساتھ مل کر نماز ادا کریں تو جماعت کا اجر ملے گا۔

سوال(5): جب مسجد میں اذان ہو اور جماعت کی آواز آئے تو اپنے گھروں میں اقتداء کر سکتے ہیں؟

جواب: بروقت مساجد میں صرف اذان ہو رہی اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں نماز ادا کر رہے ہیں، فقط مؤذن، امام اور دو ایک لوگ مل کر وہاں نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ اگر کہیں پر مسجد سے جماعت کرانے کی آواز آرہی ہے تب بھی اپنے گھروں میں اس جماعت کی اقتداء نہیں کریں گے۔ مسجد کی جماعت کی اقتداء مسجد میں ہی کریں گے۔

سوال(6): ایک میسج گردش کر رہا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کرونا وائرس سے حفاظت کے لئے روزانہ پوری قوم ٹھیک دس بجے اپنے اپنے گھروں کی چھت پر اور مؤذن حضرات مساجد میں ایک ساتھ اذان دیں، اس پیغام کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اذان برکت و رحمت کا سبب ہے مگر ہم کسی بھی عمل میں شریعت کے پابند ہیں۔ ہمیں اسلام نے جہاں پر اذان دینے کا حکم دیا ہے وہیں اذان دیں گے۔ الحمد للہ آج بھی جبکہ لوگ گھروں میں نماز ادا کر رہے ہیں مساجد سے پانچ اوقات اذان ہو رہی ہیں، اللہ کی رحمت و برکت کے

لئے کے حصول کے لئے یہ اذانیں کافی ہیں۔ بارش کی نماز، جنازہ کی نماز، عیدین کی نماز، سورج گرہن کی نماز، چاند گرہن کی نماز، جب ان نمازوں کے لئے اپنی طرف سے اذان نہیں دے سکتے تو بلاؤں کو ٹالنے کے لئے گھر کی چھت سے کیسے اذان دے سکتے ہیں؟ یہ بھی یاد رہے مصیبت دور کرنے کے لئے اذان دینے سے متعلق کوئی صحیح حدیث نہیں ہے اس لئے اپنے گھروں کی چھت سے اذان دینا بدعت ہے اور بدعت کے کام سے آپ مصیبت کو دور نہیں بھگا سکتے ہیں بلکہ اور مصیبت مول لے سکتے ہیں۔

سوال(7): ابھی جو خوف وہراس کا ماحول ہے ایسے ماحول میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اس وقت اللہ کی طرف رجوع کرنے کا موقع ہے۔ ہم نے زندگی میں کس قدر گناہ کئے، فرائض وواجبات سے غفلت برتیں، اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کیں۔ان تمام گناہوں سے توبہ کرنے اور اللہ پر توکل وایمان مضبوط کرنے کا وقت ہے۔

سوال(8): کروناوائرس سے مرنے والے کو شہید کہہ سکتے ہیں؟

جواب: طاعون والی حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جائے گا کہ کسی قسم کے وبائی مرض سے مرنے والا شہید کہلائے گا جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

مَن ماتَ في الطَّاعُونِ فَهو شَهِيدٌ(صحيح مسلم:1915)

ترجمہ: جو طاعون (وبا) میں وفات پاجائے وہ شہید ہے۔

بلکہ اگر کوئی وبائی جگہ پر موجود ہو، صبر سے کام لے اور اللہ سے اجر کی امید لگائے تو اسے شہید کا اجر ملے گا اگرچہ اس کی موت نہ ہو۔

سوال (9): جو کرونا وائرس سے مرتا ہے اس کا چھونا یا اس کے قریب جانا مضر ہے ایسے میں اس کو کیسے غسل دیا جائے گا اور کیسے جنازہ پڑھا جائے گا اور کیسے تدفین عمل میں آئے گی؟

جواب: مسلمان میت کو غسل دینا، کفن دینا اور نماز جنازہ پڑھ کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ان کے حقوق میں سے ہیں۔ کرونا وائرس کے میت کے حقوق بھی ادا کئے جائیں گے۔ یہ صحیح ہے کہ اس مریض سے اختلاط مضر ہے تاہم جیسے مریض کا احتیاط سے علاج کیا جاتا ہے اسی طرح احتیاط سے غسل بھی دیا جائے گا، کفن بھی پہنایا جائے گا اور زیادہ لوگ جنازہ میں حاضر نہ سکیں تو چند افراد ہی سہی نماز جنازہ ادا کرکے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے۔ ممکن ہے کسی ملک میں حکومت کی طرف سے غسل (تیمم بھی) اور کفن دینے پر پابندی ہو وہاں مسلمان معذور ہیں، وہ میت کی نماز جنازہ ادا کرکے دفن کردیں گے۔ جو لوگ میت کے پاس نماز جنازہ نہ ادا کرسکیں وہ دوسری جگہ غائبانہ نماز جنازہ ادا کرلیں۔

سوال (10): پاکستان کے مفتی تقی عثمانی کی جانب سے ایک میسج میں کہا گیا ہے کہ ان کو کسی نے کہا کہ انہیں نبی ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، آپ نے انہیں کرونا وائرس کا علاج بتلایا کہ صبح وشام سورہ فاتحہ تین مرتبہ، سورہ اخلاص تین مرتبہ اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل تین سو تیرہ مرتبہ پڑھنا ہے۔ اس خواب کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: خواب میں ایک مومن کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوسکتی ہے مگر خواب سے اب کوئی رسالت کا پیغام نہیں آسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی دین اسلام کو مکمل کردیا۔ اس لئے شریعت کے نصوص سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ خواب دیکھنے والا اور خواب بیان کرنے والا سراسر جھوٹا ہے۔ اللہ ان سب کو ہدایت دے اور اس جھوٹ سے توبہ کرنے کی توفیق دے۔

سوال(11): سارا ملک جب کرونا وائرس کی ہیبت میں ہے ایسے میں لوگ سوشل میڈیا پر درود تنجینا کثرت سے شیئر کر رہے ہیں، کیا ہمیں اسے پڑھنا چاہیئے اور دوسروں میں شیئر کرنا چاہیئے؟

جواب: عوام میں درود تنجینا کو کافی شہرت حاصل ہے، بدعتیوں میں مختلف مواقع پر کثرت سے اس کا ورد کیا جاتا ہے مثلا بیماری سے شفا، مشکلات سے نجات اور قضائے حاجت کے طور پر۔ دراصل یہ بناوٹی درود ہے، کسی بزرگ شیخ موسی کی طرف منسوب ہے جب وہ ایک قافلے کے ساتھ ایک بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان کی زد میں آگیا۔ یہ طوفان قہرِ خداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا، لوگوں کو یقین ہوگیا کہ جہاز ڈوبنے والا ہے اور سب مر جائیں گے، اسی عالم افراتفری میں ان پر نیند کا غلبہ ہوگیا اور نبی خواب میں آئے، بزرگ اور ان کے ساتھیوں کو یہ درود ہزار بار پڑھنے کا حکم دیا۔ بیدار ہو کر وہ اپنے دوستوں کے ساتھ درود پڑھنا شروع کیا، ابھی تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ طوفان کا زور کم ہونے لگا۔ آہستہ آہستہ طوفان رُک گیا اور تھوڑے ہی وقت میں آسمان صاف ہوگیا اور سمندر کی سطح پُر امن ہوگئی۔ اس درود پاک کی برکت سے تمام جہاز والوں کو نجات مل گئی۔

یہ سراسر جھوٹ ہے، اس واقعہ سے ہی جھوٹ پکڑ سکتے ہیں کہ اس بزرگ کو طوفان کے وقت کیسے نیند آگئی یعنی جب لوگ مرنے والے ہیں اور جہاز ڈوبنے والا ہے اس وقت کس کو نیند آتی ہے اور ویسے بھی یہ واقعہ وفات رسول کے کئی صدی بعد کا ہے جبکہ دین عہد رسول میں ہی مکمل ہوگیا اور پھر یہ واقعہ خواب کا ہے اور خواب سے تو ہرگز دلیل نہیں پکڑی جائے گی۔ اس لئے نہ آپ لوگ درود تنجینا پڑھیں اور نہ ہی سوشل میڈیا پر اسے شیئر کریں بلکہ جو لوگ ایسا کر رہے ہیں انہیں اس کے جھوٹ ہونے کی حقیقت بتائیں۔

سوال(12): ہم نے مشاہدہ تو نہیں کیا ہے لیکن بہت سارے لوگوں سے بطور خاص خواتین سے سنا ہے کہ سورہ بقرہ پڑھنے سے قرآن میں بال نکل آئے اور اس بال کو پانی میں ڈبو کر پینے سے کرونا وائرس ختم

ہو جاتا ہے کیا یہ بات سچ ہے؟*

جواب: مسلمانوں کو کیا ہو گیا کہ جب مصیبت کا وقت آتا ہے تو ایمان اور بھی کمزور ہو جاتا ہے اور غلط طریقے سے مصیبت دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ قرآن میں بال نکلنے کی کوئی حقیقت نہیں ہے، یہ جھوٹ ہے جو کسی نے لوگوں میں پھیلا دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کوئی سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہا ہو اور اس کے سر سے بال ٹوٹ کر قرآن پر گیا ہو اس نے سمجھ لیا کہ قرآن سے ہی بال نکلا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ایک مرتبہ ایک عورت بچے کی نجاست صاف کر رہی تھی اچانک رمضان کا چاند نکلنے کا شور ہوا، اس کے ہاتھ میں نجاست لگی تھی وہ اس ہاتھ کو آنکھ کے اوپر رکھ چاند دیکھنے لگی اور پھر لوگوں میں شور کرنے لگی کہ ہاں چاند تو نکل گیا ہے مگر اس سے بدبو آرہی ہے، دراصل اس عورت کو اپنے ہی ہاتھ کی بدبو محسوس ہو رہی تھی۔ بہر کیف! قرآن سے بال نکلنے والی بات جھوٹ ہے اس پر اعتماد نہ کیا جائے، اگر خدانخواستہ کسی کے قرآن سے بال نکلے تو سمجھیں کہ خود کے یا کسی دوسرے کے سر سے گرا ہو گا۔
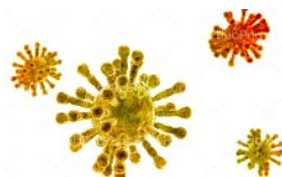
سوال (13): بعض لوگ کرونا وائرس کی خطرناکی کو نہیں سمجھ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ موت آنی ہے تو آکر رہے گی، اس سے کیا ڈرنا لہذا وہ نہ تو بھیڑ سے ڈرتے ہیں اور نہ ہی لوگوں سے ملنے جلنے سے باز آتے ہیں ایسے حالات میں یہ سوچنا کیسا ہے؟

جواب: یہ حماقت ہے، جن چیزوں میں خطرہ ہو اسلام ان خطرات سے بچنے کا حکم دیتا ہے، کرونا وائرس ایک وبائی مرض ہے جو اختلاط کی وجہ سے ایک سے دوسرے کو لگتا ہے لہذا جس شخص کو یہ مرض لاحق ہو یا جہاں جمع ہونے سے مرض پھیلنے کا خطرہ ہو اس سے دوری اختیار کرنا کوئی غلط نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے طاعون پھیلی جگہ جانے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

سوال(14): کیا علماء چیخ چیخ کر صرف تقریر ہی کرتے رہیں گے یا قرآن میں ریسرچ کرکے کوئی دوا ایجاد کریں گے کیونکہ قرآن میں ہر مسئلے کا حل موجود ہے ہم تو دیکھ رہے ہیں آپ حضرات یہود و نصاری کے انتظار میں ہیں کہ وہ کوئی دوا ایجاد کرے جن کی مخالفت میں زندگی گزارتے ہیں ؟

جواب: نبی ﷺ نے علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا ہے اور انبیاء داعی الی اللہ ہوتے ہیں، بنایں سبب علمائے امت بھی قرآن وحدیث کی دعوت لوگوں میں عام کرتے ہیں۔ قرآن کریم نور وحکمت کی کتاب ہے، یہ انگریزی دواؤں کی کتاب نہیں ہے کہ علماء اس میں ریسرچ کرکے دوا ایجاد کرتے رہیں۔ اگر یہ بات آپ علماء سے کہہ رہے ہیں تو کیا اللہ اور اس کے رسول سے بھی شکایت کریں گے کہ انہوں نے قرآن میں قیامت تک آنے والی بیماری کا علاج نہیں بتلایا؟ اللہ کے رسول نے کوڑھ اور طاعون سے بچنے کی تعلیم دی مگر کوڑھی اور طاعون زدہ شخص کا علاج نہیں بتلایا، حضرت عمر نے طاعون عمواس میں ہزاروں مسلمانوں کو مرتا چھوڑ دیا انہوں نے کوئی دوا بنا کر مسلمانوں کو نہیں بچایا؟

یہاں ایک بات اہم یہ ہے کہ کوئی چائنا کی طرح گندا کام ہی کیوں کرے کہ یہ ایسی خطرناک بیماری پھیل جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ وائرس عذاب ہے تو اسے اللہ ہی ٹال سکتا ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ یہود و نصاری کی مخالفت صرف مذہبی چیزوں میں ہے دنیاوی معاملات میں نہیں۔
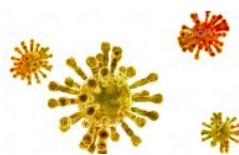
سوال(15): کرونا لاحق ہونے کے خوف سے لوگ مختلف قسم کے اذکار اور متعین سورتیں مثلا سورہ نوح یا سورہ بقرہ یا سورہ یسین پڑھ رہے ہیں، ایک صحیح العقیدہ مسلمان کو کس قسم کی دعائیں اور اذکار پڑھنا چاہئے ؟

جواب: ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ کرونا وائرس دور کرنے کے لئے اسلام میں کوئی مخصوص ذکر، مخصوص سورہ، مخصوص نماز اور کوئی مخصوص طریقہ نہیں ہے۔ جو لوگ کرونا وائرس بھگانے کے لئے سورہ نوح پڑھ رہے ہیں یا کوئی مخصوص ذکر کر رہے ہیں یا مخصوص نماز پڑھ رہے ہیں، یا اجتماعی روزہ رکھ

رہے ہیں یا چھت پر اذان دے رہے ہیں یا درود تنجینا پڑھ رہے ہیں سب بدعات وخرافات میں ملوث ہیں ۔یقینا یہ وقت بڑی مشکل کا ہے،ایسے وقت میں ہمیں اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے،اپنے گناہوں کو یاد کرکے اس سے معافی مانگنی چاہئے اور گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئے۔

سوال(16): حدیث میں مذکور ہے کہ مدینہ میں طاعون داخل نہیں ہوگا مگر آج کل مدینہ میں وبائی مرض کروناوائرس کا خطرہ ہے اور لوگوں کو اپنے گھروں میں محصور کردیا ہے پھر حدیث کا کیا جواب ہوگا؟

جواب: واقعی یہ پیشین گوئی رسول اللہ ﷺ کی صحیحین میں موجود ہے اور ہمیں آپ کی بات پر سو فیصد یقین ہے کہ یہ پیشین گوئی برحق ہے۔آپ کی پیشین گوئی ہر قسم کے وبائی امراض کے بارے میں نہیں ہے بلکہ خاص طاعون کے بارے میں ہے یعنی مدینہ میں کبھی طاعون نہیں پھیلے گا تاہم دوسرے امراض اور دوسری قسم کی وبا پھیل سکتی ہے جیسا کہ عہد عمر میں مدینہ میں ایسی وبا پھیلی تھی جس میں کثرت سے لوگ مر رہے تھے۔
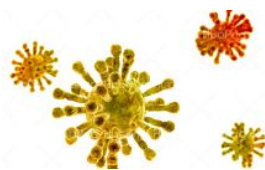
سوال(17): آج ہم دیکھتے ہیں کروناوائرس کی وجہ سے طواف رک گیا، عمرہ بند ہے، ممکن ہے حج بھی ملتوی ہوجائے، کیا یہ قیامت کی نشانی نہیں ہے جیسا کہ حدیث میں ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک بیت اللہ کا حج نہ رک جائے؟

جواب: ابھی وقتی طور پر لوگوں کو طواف وعمرہ سے روکا گیا ہے پھر شروع کیا جائے گا جبکہ حج کے بارے میں تو قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ امسال ہوگا کہ نہیں ہوگا۔قیامت کے قریب جب حج بیت اللہ روک دیا جائے گا اس وقت اور بھی قیامت کی نشانیاں ظہور پذیر ہوں گی مثلا صحیح بخاری (1593) میں ہے کہ یاجوج و ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی حج وعمرہ ہوگا جبکہ ابھی تو جاجوج وماجوج کا ظہور بھی نہیں ہوا پھر کروناوائرس کی

وجہ سے وقتی طور پر عمرہ اور طواف بند کئے جانے کو قیامت کی نشانی کیسے قرار دی جائے گی۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ زمانہ ماضی میں کتنی بار حج و عمرہ بند ہو چکا ہے، یہ کوئی پہلی بار نہیں ہے کہ طواف بیت اللہ بند ہوا ہے۔
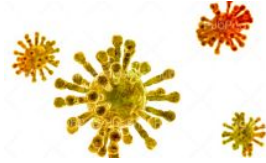
سوال (18): بعض علاقوں میں وائرس کو بھگانے کے لئے لوگ ایک ساتھ روزہ رکھ رہے ہیں اور مخصوص قسم کی نمازیں پڑھ رہے ہیں کیا ہمیں ان کے ساتھ ایسا کرنا چاہیئے ؟

جواب : یہ بدعت ہے اس طریقے سے وائرس بھاگے گا نہیں اور بھی بڑھے گا کیونکہ غلط طریقے سے بیماری کا علاج کرنے پر یقینی ہے کہ بیماری میں مزید اضافہ ہو گا۔ مصیبت کے وقت ہمیں نبی ﷺ سے روزہ رکھنے کا ثبوت نہیں ملتا ہے، ہاں پریشانی اور گھبراہٹ کے وقت نمازیں پڑھ سکتے ہیں مگر مخصوص طریقے پر نہیں کہ فلاں فلاں رکعت میں اتنی اتنی بار فلاں فلاں سورہ اور نماز بعد فلاں ذکر اتنی دفعہ اور فلاں دعا اتنی دفعہ۔ اس سے پہلے فرائض ادا کریں یعنی پانچ وقت کی فرض نماز ادا ہی نہ کریں، صرف چند اذکار پڑھ لیں یا ایک وقت کی نفل نماز کریں تو اس سے کچھ نہیں ہو گا۔

سوال (19): آپ سے ایک سوال ہے کہ آج کل جس قسم کے حالات ہیں ایسے میں قنوت نازلہ پڑھنا صحیح ہے اور دعا میں بیماریوں کی دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب : نازلہ مصیبت کو کہتے ہیں اور قنوت دعا کا نام ہے یعنی مصیبت کے وقت دعا کرنا قنوت نازلہ ہے۔ کرونا وائرس ایسی مصیبت و بلا ہے جس کی لپیٹ میں ساری دنیا ہے ایسے میں دفع بلا کی غرض سے فرض نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھی جاسکتی ہے اور چونکہ قنوت نازلہ کی دعائیں خاص نہیں ہیں اس وجہ سے تمام

قسم کی ماثورہ دعائیں پڑھ سکتے ہیں۔ قنوت نازلہ کے علاوہ درمیان نماز، نماز کے بعد اور تمام افضل اوقات میں بیماریوں سے حفاظت اور دفع بلاء کی دعا مانگ سکتے ہیں۔

سوال(20):اذان میں صلوافی رحالکم کب کہنا ہے اور اس کے جواب میں اذان سننے والا کیا کہے گا؟

جواب: جب شدید بارش ہو یا شدید ٹھنڈک ہو اور لوگوں کو مسجد پہنچنے میں کلفت کا سامنا ہو تو مؤذن مسجد میں اذان دے گا اور حی علی الصلاۃ کی جگہ دو مرتبہ صلوافی رحالکم کہے گا اور بقیہ کلمات حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر اللہ اکبر، لاالہ الااللہ تک مکمل کرے گا۔ صلوافی رحالکم کے جواب میں کچھ نہیں کہا جائے گا کیونکہ یہ اذان کے کلمات نہیں ہیں۔

سوال(21): کیاماسک لگا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: گوکہ بحالت نماز منہ ڈھکنے سے منع کیا گیا ہے مگر ان دنوں کرونا وائرس پھیلنے کے ڈر سے ماسک لگانا ضرورت ہے لہذا ایسی جگہ جہاں چند افراد اکٹھا ہو کر نماز پڑھ رہے ہوں وہاں ماسک لگا سکتے ہیں اور جہاں آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں وہاں ماسک کی ضرورت نہیں رہتی وہاں بغیر ماسک نماز پڑھیں۔

سوال(22):گھر میں جماعت بنانے کا طریقہ کار کیا ہوگا؟

جواب: گھر میں جب فرض نماز پڑھیں تو بہتر ہے کہ گھر کے تمام افراد ایک ساتھ پڑھیں تاکہ جماعت کا ثواب ملے۔ اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ مرد امام کے پیچھے مرد کھڑے ہوں اور مرد کے پیچھے عورتیں کھڑی ہوں یعنی عورتیں مرد کی صف میں کھڑی نہیں ہوسکتی بلکہ مرد کے پیچھے کھڑی ہوں گی حتی کہ بیوی بھی شوہر کے بغل میں کھڑی نہیں ہوسکتی، میاں بیوی دونوں مل کر نماز پڑھیں تب بھی شوہر آگے اور بیوی پیچھے

۔دو مرد جماعت سے پڑھیں تو مقتدی امام کے دائیں کھڑا ہو گا۔ایک عورت دوسری عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے،ان کا امام درمیان میں ہو گا اور کوئی عورت مرد کی امامت نہیں کرا سکتی ہے نہ ہی عورتوں کی جماعت میں کوئی مرد شامل ہو سکتا ہے۔
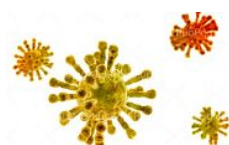
سوال(23):آج کل لوگ احتیاطی طور پر ایک دوسرے سے مصافحہ کرنے سے کترا رہے ہیں،اس میں کوئی گناہ تو نہیں ہے؟

جواب:اس میں کوئی گناہ نہیں ہے،نبی ﷺ نے ایک کوڑھی سے ہاتھ نہیں ملایا اس لئے ہمیں سنت سے بھی دلیل ملتی ہے کہ مجبوری میں مصافحہ ترک کر سکتے ہیں اور سلام کے ساتھ مصافحہ کرنا ضروری بھی نہیں ہے یہ مسنون عمل ہے۔

سوال(24):کرونا وائرس سے دنیا میں ہزاروں لوگ مر گئے،اگر یہ اللہ کا عذاب ہے تو اس میں ہمارے لئے کوئی نصیحت ہے؟

جواب:اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کرونا وائرس کی وجہ سے آج پوری دنیا اس کی لپیٹ میں ہے اور ہزاروں کی تعداد میں موت واقع ہو چکی ہے اور روز بروز اموات کا سلسلہ جاری ہے،جانے کب تک یہ چلتا رہے۔اس مہاماری سے جہاں دنیا میں بہت کچھ جانی اور مالی نقصان ہوا اور ہو رہا ہے اس سے الگ اس کے کچھ فوائد و ثمرات بھی نظر آرہے ہیں۔ایک طرف کافر و ظالم اور طاقتور قوم کا نشہ چکنا چور ہوتے اور اس کی بے بسی کا منظر دیکھنے کو مل رہا ہے تو وہیں مسلمانوں کو اللہ کی طرف رجوع کرنے کا،اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کا اور ایمان و توکل مضبوط کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

سوال(25):الیاس قادری لوگوں کو کروناوائرس سے حفاظت کے لئے کوئی تعویذ دے رہے ہیں، کیا ہم اس موقع سے تعویذ لگا سکتے ہیں؟

جواب: تعویذ لٹکانا شرک ہے،اور شرک سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔آپ ذرا سوچیں کہ کوئی بڑے گناہ کے ذریعہ مصیبت ٹال سکتا ہے؟ہر گز نہیں۔اس لئے ظاہر ہے کہ کروناوائرس کے لئے ہم تعویذ نہیں لگا سکتے بلکہ کسی بھی موقع پر تعویذ لٹکانا جائز نہیں ہے۔
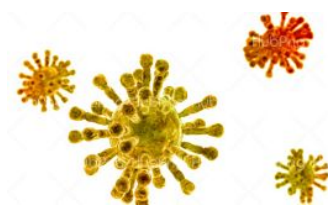
سوال(26):کروناوائرس سے بچنے کی کیا دعا ہے؟*

جواب:سیدھی بات سن لیں کہ کروناوائرس سے حفاظت کے لئے کوئی مخصوص دعا نہیں ہے لیکن احادیث میں بیماری سے بچنے کے لئے کئی ساری دعائیں ہیں، آپ ان دعاؤں کو پڑھ سکتے ہیں۔ بعض لوگوں نے یہ مشہور کر دیا ہے کہ یہ دعا کروناوائرس کی ہے جبکہ یہ بات غلط ہے۔

اللهم إنِّي أعوذُ بك من البَرَصِ و الجنونِ و الجُذامِ ، و من سَيِّئِ الأسقامِ(صحيح ابي داؤد:1554)

ترجمہ:اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص،دیوانگی،کوڑھ اور تمام بری بیماریوں سے۔

یہ دعا خاص کروناوائرس کے لئے نہیں ہے لیکن بیماریوں سے حفاظت کے لئے یہ دعا اور دیگر مسنون دعائیں پڑھ سکتے ہیں۔

آخر میں ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے ملکوں میں لاک ڈاؤن ہے، ہم اپنے اپنے گھروں میں محصور ہیں۔دینی مشاغل،دنیاوی کام کاج اور ہر قسم کی تجارت معطل ہے ایسے میں ایک طرف گھروں میں قید ہونے سے فارغ وقت کافی مل رہا ہے دوسری طرف روزانہ کمانے کھانے والوں کے گھر کھانے پینے کی

قلت ہے۔ اس تناظر میں ہم سب کو دو کام کرنے ہیں ایک کام گھریلو ہے وہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو دین سکھائیں، دعائیں اور قرآن حفظ کرائیں اور خود بھی مطالعہ کریں، دینی بیانات سے فائدہ اٹھائیں اور فرائض کے ساتھ رات کی عبادت کرکے اللہ سے پناہ طلب کریں۔ دوسرا کام سماجی ہے وہ یہ کہ جن لوگوں کے گھر فاقے اور مجبوریاں ہوں ان کا مالی تعاون کریں۔ اللہ ہم سب کے ایمان اور ملک و قوم کی حفاظت فرمائے۔

آمین

نوٹ: مسلمانوں کی بھلائی کے لئے یہ سوشل میڈیا پر وائرل کریں.

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

27 March 2020